

مجالسی صدوق (امالی شیخ صدوق)

تالیف

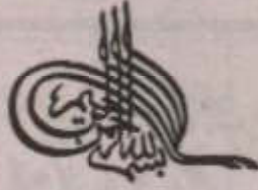
الشیخ الصدوق بن بابویہ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن النعمانی

متوفی سال 381 ہجری

ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

افغانا سر دیو جان



مجالس صدوق

(ترجمہ امالی شیخ صدوق)

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال 381 ہجری



محکم دلائل کی ولادت با سعادت کے
مؤلف محمد علیہ یادگار کے مرقع کی یہ کتاب
مذہب اہل بیت پر فروغت کی گئی
منہاج اہل بیت علیہ السلام و اشاعت رستم غرہ

ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

فہرست

14	مجلس نمبر 2: فضیلت رجب	10	مجلس نمبر 1: صلصال بن لمیس
16	فضائل علی	12	حضرت یوسف وزلیخا
22	مجلس نمبر 4: وصی پیغمبر کون ہے	19	مجلس نمبر 3: حب علی کا فائدہ
28	مجلس نمبر 6	25	مجلس نمبر 5
		26	قیامت میں فاطمہ کی سواری
36	مجلس نمبر 8: زہد بچی	32	مجلس نمبر 7: فضائل شعبان
45	مجلس نمبر 10	41	مجلس نمبر 9
47	زید بن علی	42	جناب سلمانؓ کا زندگی بھر کا روزہ
		44	جناب علیؓ کی فضیلت
55	مجلس نمبر 12: ماہ رمضان	49	مجلس نمبر 11: استقبال رمضان
56	ثواب ماہ رمضان	50	بہلول نائب کا قصہ
66	مجلس نمبر 14: ماہ رمضان کی فضیلت	62	مجلس نمبر 13: ماہ رمضان کا اجر
67	فضائل قاری قرآن	63	جناب رسولؐ خدا اور شیبہ ہڈی
73	مجلس نمبر 16: صبر کا ثواب	69	مجلس نمبر 15: مذمت شیطان
74	سجائے فرشتہ	71	جناب علیؓ کی شہادت کی پیشگوئی
75	ولی عہدی امام علی رضا		
82	مجلس نمبر 18: علیؓ خیر البشر	77	مجلس نمبر 17: اسم محمدؐ
83	علیؓ کی عبادت	80	معاویہ اور عمر و العاص
85	مغرب کا وقت		

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... مجلس صدوق
مصنف..... شیخ صدوق
ترجمہ و ترتیب..... سید ذیشان حیدر زیدی
کمپوزر..... محمد وقاص جاوید
ناشر..... ادارہ تعلیم و تربیت، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ الرضا

8 بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔

فون نمبر۔ 042-7245166

کا عذاب اُن لوگوں کے لیے سخت تر ہے جنہوں نے اپنے پیغمبرؐ کو قتل کیا اور وہ جمعیت جو اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کرنا چاہتی ہے کے لیے خدا کا عذاب شدید تر ہوگا۔ یہ سن کر حزن بیداریاچی لشکر عمر بن سعد لعین سے نکل کر امام عالی مقام کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ خدایا میں تیری طرف پلٹ آیا ہوں میری تو بہ قبول کر لے کہ میرے دل میں اس وقت تیرے صالح بندوں تیرے دوستوں اور تیرے پیغمبرؐ کی اولاد کی حرمت جاگزیں ہے۔ پھر حزن نے امام سے کہا۔ یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے آپ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کروں۔ امام نے اُن کو اجازت دی حرم میدان میں گئے اور رجز پڑھا کہ میں اپنی تلوار سے تمہارا سر جدا کر دوں گا اور مجھ سے بہتر تلوار چلانے والا پورے عراق میں کوئی نہیں یہ کہہ کر حزن نے حملہ کر دیا اور اٹھارہ لعینوں کو واصل جہنم کیا اور شہید ہو گئے۔ امام عالی مقام حزن کی طرف بڑھے جب حزن کے سر حانے پہنچے تو دیکھا کہ اُن کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا ہے یہ دیکھ کر امام نے فرمایا تجھے مبارک ہو، مبارک ہو اے حزن کہ اپنے نام کی طرح تم دنیا اور آخرت دونوں میں حزن (آزاد) ہو۔ پھر امام عالی مقام نے حزن کے سر ہانے کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھے کیسا خوش قسمت بھڑ بن ریاحی بہت صابر و شکر گزار ہے اور حزن کیسا خوش قسمت نیزہ باز ہے کہ اس نے کہا و احسینا اور اپنی جان مجھ پر فدا کر دی۔

پھر زہیر بن قین بجلی میدان میں آئے اور امام نے ارشاد فرمایا "ایوم نلقی جدک النبیا و حسننا و المر ترضی علیا" زہیر نے جنگ کے دوران سولہ (۱۶) لعینوں کو واصل جہنم کیا جنگ کے دوران زہیر کہتے جاتے تھے کہ میں زہیر ہوں ابن قین ہوں میں تمہیں اپنی تلوار سے قتل کر دوں گا میں حسینؑ کے ساتھ ہوں۔

پھر زہیرؑ کی شہادت کے بعد حبیب ابن مظاہرؑ اسدی میدان میں گئے اور رجز پڑھا "میں حبیب ابن مظاہرؑ ہوں ہم اور تم ایک جیسے کس طرح ہو سکتے ہیں" اظہور نا صر خیر الناس حسین یذکر "جناب حبیبؑ نے انہیں (۳۱) لعینوں کو ٹھکانے لگایا اور شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔

پھر عبداللہ بن ابی عروہ غفاریؑ میدان میں گئے اور لعینوں سے کہا "جانتے ہو بنو غفار حق کے ساتھ

ہیں اور مددگار ان امام ہیں میں اپنی تلوار کے ذریعے تم سے انتقام لوں گا اور نابکاروں کو تہ تیغ کروں گا جناب عبداللہ بن عروہؑ نے جنگ کی اور (۲۰) میں لعینوں کو واصل جہنم کیا اور شہید ہو گئے۔

اُن کے بعد بریر بن خضیر ہمدانی جو قاضی قرآن تھے میدان میں گئے اور یہ رجز پڑھا "میں بریر ہوں اور میرے والد خضیر ہیں اور اس میں خیر نہیں ہوتا جس میں شر ہو"۔ جناب بریرؑ نے جنگ کی اور (۳۰) لعینوں کو کفر کر دار تک پہنچایا۔

پھر مالک بن انس کا بلی میدان میں آئے اور فرمایا "جانتے ہو کہ میرا قبیلہ اور میری قوم اپنی بہادری کی وجہ سے حریف کے لیے آفت ہے ہم سواروں کے سردار ہیں جان لو کہ آل علیؑ شیعان رحمان ہیں جبکہ آل حرب (بنی امیہ) شیعان شیطان ہیں جناب مالکؑ نے جنگ کے دوران اٹھارہ (۱۸) آدمیوں کو جہنم رسید کیا اور شہید ہو گئے۔

اُن کے بعد زیاد بن مہاجر کندیؑ میدان میں آئے اور فرمایا میں زیاد ہوں اور میرے والد مہاجر ہیں میں شیر دل شجاع ہوں اے کافر و خدا نے مجھے حسینؑ کی نصرت کے لیے مقرر کیا ہے۔ میں ابن سعد لعین سے نفرت کرتا ہوں، اسکی بعد جناب زیاد بن مہاجرؑ نے جنگ کی اور نو (۹) جہنیوں کو ٹھکانے لگا کر شہید ہوئے۔

پھر وہب بن وہبؑ میدان میں گئے (وہب ایک نصرانی تھے جو کہ بدست امام مسلمان ہوئے تھے اور اپنی والدہ کے ہمراہ امام عالی مقام کے پاس کر بلا میں حاضر ہوئے تھے) آپؑ نے خیمے کے بانس (ستون) کے ساتھ جنگ کی اور سات (۷) یا آٹھ (۸) لعینوں کو واصل جہنم کیا اور اسیر ہو گئے انہیں پکڑ کر عمر سعد لعین کے پاس لایا گیا اُس نے حکم دیا کہ ان کا سر کاٹ کر حسینؑ کی جانب پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب وہبؑ کی والدہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے ایک تلوار اٹھائی اور میدان میں آگئیں۔ امام عالی مقام نے جب یہ دیکھا تو وہبؑ کی والدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مادر وہبؑ رک جاؤ اور اپنی جگہ پر واپس چلی جاؤ خدا نے عورتوں سے جہاد کی تکلیف کو اٹھا رکھا ہے تم اور تمہارا بیٹا میرے رجب محمدؑ کے ساتھ بہشت میں محشور ہو گئے۔

اس کے بعد ہلال بن حجاجؑ میدان میں گئے اور یوں رجز پڑھا "میں اپنے تیر دشمن کے